ما شاء الله لا قوة الا بالله
بفضل متفضل منعام خدائے ذی الجود والاکرام کلام از تصنیفات سخنور فصیح الکلام
نعتیہ قصائد
جناب مولوی غلام امام شہید
باہتمام محمد عبد الرحمن خان تربیت یافتہ خدمت دار معظم محمد مصطفی خان
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیر منیر سخن شناسان عصر و دقیقہ سنجان دہر پر مخفی نہین کہ تاثیر سخن و مقبولیت کلام کہ
پسند طبع و مطبوع خاطر ہر خاص و عام ہو خداداد ہی آئین ہر کسی کا حصہ نہین ہر شخص کو یہ رتبہ
اعلی ملتا نہین کیونکہ نہ ہر شاعر سحر بیان ہی نہ ہر سخنور شیرین زبان نہ ہر شعر دردانگیز ہی نہ ہر
کلام شکرآمیز نہ ہر طبع رنگین ہی نہ ہر بیان دلنشین و قابل تحسین نہ ہر دُر گوہر شب چراغ
ہی نہ ہر گل زینت بخش باغ نہ ہر شجر شجر طور ہی نہ ہر شمع شمع کافور چنانچہ شاہد حال اور
مصداق اس مقال کا کلام بلاغت التیام یکہ تاز عرصہ سخندانی چمن طراز گلستان
رنگین بیانی مہر سپہر فضل و کمال درۃ التاج عظمت و اجلال جناب فضیلت مآب قدوۃ
السالکین زبدۃ العارفین سخنور معنی آفرین مداح بارگاہ عالم پناہ حضرت رحمۃ للعالمین
افضل العلما امام الشعرا مولانا مولوی غلام امام صاحب شہید مدظلہ العالی ہی
کہ ہر ایک اوسکا طالب ہی اور ہر خاطر اوسکی راغب جسنے ایکبار اوسکو دیکھا مدۃ العمر

مذاقِ سخن اونکے دل مین ہا گلستانِ رنگین بیانی کا گل ہی میکدۂ تحقیق معانی کا گل ہی
داغِ عشاق کا غم پرداز ہی خاطرِ گلعذارون کا مایۂ کرشمہ و ناز ہی صوفیانِ صافی مزاج کا
آئینۂ حقیقت نما ہی مناجاتیانِ سراپا احتیاج کا گنجینۂ مدعا ہی شمعِ شبستانِ فکرِ سخنور
ہی گرمیِ بازارِ کمالِ اہلِ جوہر ہی جیب تنگ ہ بحرِ محیطِ کمال ہندوستان مین رونق افروز
تھے اہلِ ہند اونکے کلامِ فیض نظام سے بہرہ اندوز تھے یون ہین کلام اونکا ہر دل عزیز
تھا کہ جسے جہان پایا کرات و مرات چھپوایا اب جب سے ملکِ دکن قدوم میمنت لزوم
حضرتِ ممدوح سے رشکِ گلستان ہوا وہان ہر صغیر و کبیر اوس سے فیضیاب ہی
اب ہندوستان مین کلام تازہ اونکا نایاب ہی جو کہ اس خاکسار کو اونکے کلام کی ہمیشہ جستجو ہی
اور اپنے احباب سے اکثر اوقات یہی گفتگو ہی سو الحمد للہ کہ اندنون کلام تازہ جو وہان
تصنیف فرمایا ہی بعض احباب کے ذریعہ سے میرے ہاتھ آیا ہی لہذا واسطے خوشنودی
طبعِ رسائے طالبین اور مسرتِ خاطرِ خطیرِ شائقین کے امیدوارِ رحمتِ ایزد منان
محمد عبد الرحمن مہتمم مطبع نظامی قالبِ طبع مین لایا ناظرین حق گزین کی خدمت
سراپا برکت مین بصد عجز و نیاز عرض پرداز ہی کہ ہر گاہ اس گلِ ہمیشہ بہار کی سیر حظ
اوٹھاوین احقر کو دعائے خیر سے یاد فرماوین فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ

چمن میں آج کیا شور و فغان ہے
کہ گل خندان ہے بلبل نغمہ خوان ہے

تبسم خیز غنچے کا دہان ہے
ترنم ریز سوسن کی زبان ہے

طرب انگیز ہے پھولوں کی خوشبو
نشاط آمیز رنگ گلستان ہے

وصال سرو سے شادان ہے قمری
گل و بلبل کا باہم اقتران ہے

گل نسرین ہے روشن مثل انجم
خیابان گلستان کہکشان ہے

شقائق پرتو افگن ہے زمین پہ
چمن کی خاک یک تخت ارغوان ہے

گل شب بو میں ہے ایسی صفائی
کہ اوس پر روز روشن کا گمان ہے

بساط سبزہ پر غلطان ہے بیتاب
یہ شبنم ہے یا آب روان ہے

عروسان چمن پر جو ہے جوبن
وہ حوران بہشتی پر کہان ہے

جو روئے عاشقان ہے زرد وہ بھی
بہار افزا برنگ زعفران ہے

ذیب دلربائی مین ہی گستاخ / یہ سنبل ہی کہ زلفِ مہوشان ہی

کہ اسکی تکتی ہی ہی راہ نرگس / کہ سرتاپا نگاہ و ناتوان ہی

کہ اسکی زلف کی لاتی ہی نکہت / جو بادِ صبحدم عنبر فشان ہی

بہار آئی بہار آئی چمن مین / یہی سب دوستونکی داستان ہی

عزیزو وقت ہی سیرِ گلستان / کشادہ در ہی سوتا پاسبان ہی

نہین صیاد کا ڈر بلبلون کو / کہ شاخِ گل پہ اونکا آشیان ہی

طمانیت ہی مرغانِ چمن کو / نہ کھٹکا ہی نہ خوفِ باغبان ہی

جو گلگشتِ چمن کو مین بھی آیا / تو دیکھا اوس مین اک زیبا مکان ہی

تعالی اللہ کیا قصرِ عالی / کہ جسکے وصف مین قاصر زبان ہی

وہ ایوانِ ضیا گستر کہ جسکی / زمین بوسی کو جھکتا آسمان ہی

اگر خورشید ہی ذرہ ہی اوسکا / اگر مہتاب ہی اوسکی کتان ہی

تمنا ہی بلاگردانِ فانوس / کہ اوسکی شمع کا پروانہ جان ہی

ملائک سب کھڑے ہین دست بستہ / کمر باندھے ہوئے ہر انس و جان ہی

مکان آراستہ کرنیکو طیار / درِ دولت پہ حاضر اک جوان ہی

چمکتا نور ہی اوسکی جبین سے / بشارت ہر اشارے سے عیان ہی

تبسم سے عیان اعجازِ لبہاے / تکلم جانفزاے مردگان ہی

نشان دیتا ہی ہر شی کو مکرر / کہ دیکھو یہ یہان ہی وہ وہان ہی

خود ایسی کارفرمائی سے اپنی — نہایت خوش ہی بیحد شادمان ہے

جو اوسکے پاس جا کر مین نے پوچھا — ترا کیا نام ہے رہتا کہان ہے

یہ گھر تیرا ہی یا جنت ہے یا عرش — کہ شان برتری اوس سے عیان ہے

کہا مین جیسی گردون نشین ہون — مکان میرا یہ چارم آسمان ہے

یہ گھر میرا نہین جو تو نے سمجھا — ادب سے دور یہ تیرا گمان ہے

تعالی اللہ یہ وہ آستان ہے — کہ جبریل اوسکا ادنی پاسبان ہے

مکان یہ مولد شاہ زمان ہے — مکان یہ سجدہ گاہ قدسیان ہے

نہ جنت ہے نہ ہے عرش معلی — محمد مصطفی کا یہ مکان ہے

محمد سر پنہان مین نہان ہے — محمد عین اعیان عیان ہے

محمد بادشاہ دو جہان ہے — محمد قبلہ گاہ مقبلان ہے

محمد شمع ہے بزم قدم کا — محمد مالک کون و مکان ہے

محمد فخر ہے پیغمبرون کا — محمد مقتدائے مرسلان ہے

محمد ہی چراغ افروز ہستی — محمد قالب عالم کی جان ہے

محمد ہی دوائے دردمندان — محمد چارۂ بیچارگان ہے

محمد سے ہوئی تکوین کونین — محمد مدعائے کن فکان ہے

محمد ہی بہار باغ ایجاد — محمد مقصد ہر این و آن ہے

محمد ہر جراحت کا ہی مرہم — محمد مونس دل خستگان ہے

محمد رنگ و بوی ہر چمن کا
محمد آبروے بحر و کان ہی

محمد ہی محمد ہی محمد
فرشتون کا یہی ورد زبان ہی

خبر دینے کو آیا ہون زمین پر
کہ آمد آمد اب اوسکی یہان ہی

دتہما مین نے پائی ہی یہ خدمت
خضر بھی اوسکے موکب مین دوان ہی

خلیل اللہ کو ایسی ہی خلت
کہ ہاتھون پر لیے نعمت کا خوان ہی

کریگا آج اوس مہمان کی دعوت
کہ گردون جسکے مطبخ کا دھوان ہی

وہ صورت دیکھ کر کہتا ہی یعقوب
شے مجھے انصاف ہی لازم یہان ہی

نہین یوسف کو کچھ احمد سے نسبت
کہ فرق زمین و آسمان ہی

جو یوسف ہی فقط میرا ہی محبوب
تو وہ محبوب خلاق جہان ہی

کہا یوسف نے مین شیدا ہون اوسکا
کہ مجھکو چاہ اوسکی حرز جان ہی

کلیم اللہ نے پوچھا خدا سے
کہ ناز لن ترانی اب کہان ہی

برأی العین دیکھا مصطفی نے
جو میری آنکھون سے اب تک نہان ہی

ہوا مسند نشین عرش ایسا
کہ گویا خود مکین لامکان ہی

ندا آئی تعجب کیا ہی موسی
عیان ہی یہ محتاج بیان ہی

کہ تو عاشق ہی اور معشوق وہ ہی
سمجھ لے فرق نازک درمیان ہی

مسیحا کا بیان یہ سن کے ہاتف
پکارا ہان نشاط جاودان ہی

مبارک ہو مبارک ہو مبارک
ہوا پیدا شہنشاہ زمان ہی

ہوا پیدا وہ شمع عالم افروز
کہ نورانی زمین و آسمان ہی

ہوا پیدا وہ دریاے حقیقت
کہ جسکا ابر رحمت دُر فشان ہی

اوسیکے ظاہر و باطن سے پیدا
ہو الظاہر ہو الباطن کی شان ہی

ہو الاول ہو الآخر کا مضمون
اوسی کے حسن سے ہر شے عیان ہی

اوسیکے واسطے پیدا ہوا سب
جو عالم مین عیان ہی یا نہان ہی

اوسیکے رشحۂ فضل و کرم سے
گلستان مین بہارِ بے خزان ہی

اوسیکا نور پھیلا ہی کہ ہر سو
تجلی شعلۂ افروزِ جہان ہی

مسلمانون کے گھر شادی ہی شادی
مسرت کاروان در کاروان ہی

مجالس کی وہ کثرت ہی کہ ہر دم
جہان دیکھو فراہم اک جہان ہی

محک ہی مجلس میلاد یارو
قلوبِ نیک و بد کا امتحان ہی

جو حاسد ہی وہی حاسد ہی فاسد
نہ وان اوسکی بھلائی ہی نہ یان ہی

جو کامل ہی اوسے ایمان ہی حاصل
معین اوسکا شفیع انس و جان ہی

فضائل یون تو ہر مجلس کے ہین
علیم اوسکا خداے غیب دان ہی

ولے اس گھر مین جو ہوتی ہی مجلس
عجب آئینہ دارِ عز و شان ہی

فرشتون تک یہ پہونچی ہی جو شہرہ
تو کہتے ہین کہ یہ مجلس کہان ہی

محی الدولہ کے گھر مین ہی مجلس
کہ اوس سے عطر پرور مغزِ جان ہی

محمد یار و یاور ہووے اوسکا
جو نام اوسکا محمد یار خان ہی

سنو چلکر بیان عاشق زار — کہ رشک بلبل بے خانمان ہے

سنو چلکر ثنا خوان پیمبر — دکن مین طوطی ہندوستان ہے

کہین اوسکی دعا پر ہم سب آمین — کہ مقبول خداے انس و جان ہے

الٰہی بانیِ محفل سلامت — رہے با عافیت جب تک جہان ہے

جزاہ اللہ فی الدارین خیرا — جہان مین خیر کا جب تک نشان ہے

ترے محبوب کی مجلس مین آئے ہم — جو حاضر کودک و پیر و جوان ہے

مرادین سب کی حاصل ہون خدایا — ترے در تک رجوع بندگان ہے

دعاے مدعا ہوتا ہی حاصل — تو ایسا کارساز دو جہان ہے

ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان — تجہی سے التجاے عاصیان ہے

تجہی سے مقصد دل مانگتا ہون — کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہے

غم دوری سے ایسا ناتوان ہون — کہ بار زندگی مجھ پر گران ہے

مدینے کی تمنا مین شب و روز — دل رنجور بے تاب و توان ہے

مدینے کی طلبگاری مین ہر دم — تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے

مدینے مین مجھے پونہچادے یا رب — یہی ہر دم مرا ورد زبان ہے

مدینے کی زمین کا رزق ہو جاے — یہ تن میرا جو مشت استخوان ہے

مدینے کی رہیگی مجکو حسرت — بدن مین جب تلک یہ روح روان ہے

مدینے کی زیارت ہو میسر — مناجات شہید خستہ جان ہے

شے یہی مین میرا خاتمہ ہو | کہو آمین بس اب ختم بیان ہو

غزلہاے بحر طویل بطرح خاص اردو و فارسی

یہ سحر کیسی ہی پر نور کہ جمہور ہین مسرور ہر اک باغ مین معمور ہی سامانِ بہار
گل چمکتا ہی چمن زور مہکتا ہی ٹپکتا ہی ہر اک شاخ تر و تازہ سے فیضانِ بہار

کیا جھگڑے سے چلی آتی ہی سرمست وا مائل شوخی و حیا نکہتِ گل دست و گریبانِ بہار
ہا کسی خار سے اولجھے نہ کہین پا نہ لگے گرد زمین ہاتھ مین پھولون کے ہی دامانِ بہار

شیشہ ہی غنچۂ گل ساغر ہی سرخی گلنار مین ہی بادۂ گلرنگ کی شوخی و ترنگ
ابر کہسار سے اوٹھا ہی بڑے زور بڑے شور سے مدہوش ہی مستی مین مستانِ بہار

لالہ مجمر ہی تو رنگ آتش بے دود ہی ہر داغ مین ہی بخور عود معطر ہی دماغ
سرو ہی منتظر استادہ کہ کون آتا ہی اس باغ مین جو آج ترقی پہ ہی شانِ بہار

شکلِ آئینہ ہی حیرت زدہ نرگس نگران دیدۂ حیران سے کہ کسو واسطے گلزار مین آج
دلربا نئے رنگ نئے ڈھنگ عجب ناز سے انداز سے رقصان ہین عجب سانِ بہار

فرش سے عرش تلک برق تجلی کی جھلک جسکا کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا تھا فروغ
یک بیک ہونے لگے ایسے جو پیدا تو نمودار کہ بے پردہ دکھائی دیے خوبانِ بہار

ہر طرف مرغ خوش آواز کا غل خندۂ گل نغمۂ بلبل کی بہم چھیڑ چہل مور کا شور
سن کے دل مست ہوا ہوش اوڑا ایسی کوئل کی صدا بادِ صبا ہوتی ہی قربانِ بہار

میرا ہمدرد جسے کہتے ہین بلبل جو ملا نغمہ سرا زمزمہ پیرا ہمہ تن محو وصال

مین نے پوچھا نہین معلوم کہ کیون مسموم ہی گلشن مین ہوا کو سنا گل آج ہی مہمان بہار

یون جواب اوس نے دیا مجھکو کہ یہ ماہ مبارک ہی متبرک جو ہی مشہور جہان شہر ربیع
جسکی ہر صبح صفا خیز سے ہر شام دل آویز سے پیدا ہو ہویدا ہوا عنوان بہار

اس مہینے مین تجلی کدہ قدس سراپردہ وحدت سے ہوا نور الٰہی کا ظہور
دمبدم مژدہ دیدار ہی پیہم کہ ہوا جلوہ فزا گلشن ایجاد مین سلطان بہار

یعنی سلطان رسل شمع سبل منظر کل احمد مرسل نے کیا تخت تجمل پہ جلوس
گرد گرد اوس شہ لولاک گل گلشن توحید کے ہی شہپر جبریل مگس ران بہار

کیا فریبندہ دل حسن خداداد ہی جو ساری خدائی مین کوئی اوسکا نہین شبہ و نظیر
باغبان ازل اوس خاک کی کھاتا ہی قسم جسپہ قدم رکھتا ہی وہ سرو خرامان بہار

نکہت اوس زلف معنبر کی بہت جلد اوڑا لاتی ہی تا دیر کیا کرتی ہی تقسیم نسیم
مردے خوشبوی سے جی اوٹھتے ہین جس کوچے سے کرتا ہی گذر وہ گل خندان بہار

افضل الدولہ کا گھر محفل میلاد سے آباد ہی دلشاد ہی بر لائے خدا اوسکی مراد
یعنی اولاد خداداد جو نوباوہ اقبال ہو سرسبز رہے اوس سے گلستان بہار

حیدرآباد کے ہر کوچہ و بازار سے آتی ہی صدا زمزمہ نعت پیمبر کی شہید
اک غزل فارسی کی مین بھی پڑھون سن کے جسے جوش مین آجائے ابھی جان شہیدان بہار

غزل فارسی

ای رخت گل سخنت مُل دہنت غنچہ تنت جان لبت لعل و قدت سرو خرامان بہار
چشم نرگس چہرہ قمر و خم ابرو چو کمان و خجل از زلف و خلعت سنبل و ریحان بہار

فرش مخمل رہت سبزہ فروچیدہ و افروختہ از لالہ و گل بہر چراغان بہار
تو پئ سیر چمن رفتی دگرم آمدہ برق رخ تابندہ و زد شعلہ بدامان بہار

در غم موی میان تو چنان زار و نزار لاغر و نحیف از ضعیف نزدیک بار و حقیر
کہ صبا تختہ تابوت روان و کفن از برگ گل تازہ بود بہر شہیدان بہار

نہ مرا صبر و قراری نہ کسی مونس و یاری رفیقی نہ شفیقی نہ انیسی جلیس
من بایں خستگی و غربت و تنہائی و وحشت بچہ سامان بکنم سیر گلستان بہار

پر پرواز نمیدارم و اندر قفس تنگ گرفتارم و بیمارم و دلگیر و اسیر
تو صبا از رہ لطفی و وفائی ز من خستہ سلامی برسانی بسوی [illegible]ستان بہار

بوسہ بر سنگ در بادشہ یثرب و بطحا زن و کن عرض بپای ز من بی پر و بال
کای شہ ہر دو سرا بہر خدا رحم بفرما کہ خزان دیدہ رسیدہ در چمنستان بہار

این شہیدست جگر تفتہ و پژمردہ و افسردہ و غم دیدہ و شوریدہ و آشفتہ دماغ
کہ بدیوانگی و وحشت و سودا و جنون و غم و احوال زبونست غزل خوان بہار

للہ الحمد کہ یہ نظم بہاریہ ہوئی بارگاہ اقدس سلطان دوعالم میں قبول
فخر کرتا ہوں اسی بات پہ اور شکر بجا لاتا ہوں یہ غیب سے مجھ پہ ہوا احسان بہار

فائدہ

قصیدے کے خاتمے مین جہان نواب مغفرت مآب محی الدولہ بہادر مرحوم کا نام ہی وہ اشعار اونھین کی خاص مجلس مین پڑھے جاتے تھے اور مجالس مین حضرت مصنف دام ظلہ نے اسکا تتمہ اس طرح فرمایا ہے تا آخر

فضائل مجلس اللہ کے جو ہین — علیم اوسکا خدائے غیب دان ہے
فرشتون تک پہونچتی ہی جو خوشبو — تو کہتے ہین کہ یہ مجلس کہان ہے
معطر ہی مشامِ جان ہمارا — چلو سب مل کے یہ مجلس جہان ہے
سنو چلکر بیانِ عاشقِ زار — کہ رشکِ بلبلِ بے خانمان ہے
سنو چلکر ثنا خوانِ پیمبر — دکن مین طوطیِ ہندوستان ہے
کہین اوسکی دعا پر ہم سب آمین — کہ مقبولِ خدا لسانِ جان ہے
الٰہی بانیِ محفل سلامت — رہے با عافیت جب تک جہان ہے
جزاہ اللہ فی الدارین خیرا — جہان مین خیر کا جب تک نشان ہے
ترے محبوب کی مجلس مین اسدم — جو حاضر کودک و پیر و جوان ہے
مرادین سب کی حاصل ہون خدایا — ترے در تک رجوعِ بندگان ہے
دعا سے مدعا ہوتا ہی حاصل — تو ایسا کارسازِ دو جہان ہے
ترے فضل و کرم پر سب ہین نازان — تجھی سے التجائے عاصیان ہے
تجھی سے مقصدِ دل مانگتا ہون — کہ میرا حال سب تجھ پر عیان ہے
غمِ دوری سے ایسا ناتوان ہون — کہ بارِ زندگی مجھ پر گران ہے
مدینے کی تمنا مین شب و روز — دلِ رنجور بے تاب و توان ہے

مدینے کی طلبگاری میں ہردم — تڑپتی روح ہے اور لب پہ جان ہے
مدینے میں مجھے پونچا دے یارب — یہی ہردم مرا ورد زبان ہے
مدینے کی زمیں کا رزق ہوجاے — یہ تن میرا جو مشت استخوان ہے
مدینے کی رہیگی مجکو حسرت — بدن میں جب تلک روح روان ہے
مدینے کی زیارت ہو میسر — مناجات شہید خستہ جان ہے
مدینے ہی میں میرا خاتمہ ہو — کہو آمین بس اب ختم بیان ہے

علی ہذا القیاس بحر طویل کی غزل میں وہ شعر جس میں والی ملک دکن کا نام نامی ہے اور مجالس میں اوس شعر کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ÷

دیگر

دیکھ کر مہ کو پرستار ربیع الاول — مہر ہی غاشیہ بردار ربیع الاول
اس مہینے میں ہوا نور الٰہی کا ظہور — کنز مخفی سے ہی اظہار ربیع الاول
اس مہینے کے فضائل کو بشر کیا جانے — ہی خدا واقف اسرار ربیع الاول
ظہور کے ظہور پر ارباب نظر دیکھتے ہیں — در و دیوار سے انوار ربیع الاول
خم ابرو سے یہ نو کی اشارت دیکھو — کیا عیان کرتا ہی آثار ربیع الاول
احمدی جلوے نے کونین کو پرنور کیا — روز روشن ہی شب تار ربیع الاول
ماہ میلاد پیمبر ہی یہ شہر مشہور — ای خوشا طالع بیدار ربیع الاول
دھوم ہے بارھوین (۱۲) تاریخ کی ہرچار طرف — ہی وہی طرۂ دستار ربیع الاول

باغبانِ ازلی کا ہی یہ فرمان کہ بہار
تر و تازہ سے رکھے اشجارِ ربیع الاول

قوتِ نامیہ کہتی ہی کہ شاداب رہین
شاخ و برگ و گل و اثمارِ ربیع الاول

نغمہ سنجانِ گلستان و عروسانِ چمن
ہمہ گر کرتے ہین گفتارِ ربیع الاول

چمن آراے شب و روز ہی یان نشو و نما
تا شگفتہ رہے گلزارِ ربیع الاول

زمزمہ کرتا ہی یہ ہر سال مکرر آنا
کیا خوش آیند ہی تکرارِ ربیع الاول

آتشِ رشک پہ حُسّاد کو جلنا ہو نصیب
دیکھکر گرمی بازارِ ربیع الاول

نقدِ جان دینے مین ہرگز نہین کرتے ہین دریغ
حق سے کے طالب ہین خریدارِ ربیع الاول

مجھے ذیحجہ و شوال سے کچھ کام نہین
دل سے رہتا ہون طلبگارِ ربیع الاول

سال بھر سارے مہینون کو گنا کرتا ہون
بسکہ ہون تشنۂ دیدارِ ربیع الاول

جتنا ممکن ہو پڑھا جاے مجالس مین درود
یہی خدمت ہی سزاوارِ ربیع الاول

مجھ سے اب مجلس میلاد نہین ہو سکتی
دوستو مین ہون گنہگارِ ربیع الاول

ذی الرامن نے فرصت مجھے اکدم کی نہ دی
ورنہ لکھتا بہت اشعارِ ربیع الاول

غزل

جب سے ہوا ان گل چمن آراے مدینہ
جبریل بنا بلبلِ شیداے مدینہ

سینہ ہی مرا روکشِ صحراے مدینہ
دل ہی جرسِ محملِ لیلاے مدینہ

اوس دشت سے پیدا ہی تمناے مدینہ
اس رنگ سے نکلے ہی صداہاے مدینہ

کیا شان خدائی ہی کہ ہی تا دمِ محشر
مسجودِ ملک روضۂ مولاے مدینہ

شیشے کی جھلک دیکھ کے خورشید فلک ہے
جاروب کش ساحت نیلے مدینہ

اللہ ری مہتابی زیبا کی صفائی
مہتاب ہے خاکستر صحرائے مدینہ

بوسے کی تمنا ہے جو مینائے فلک کو
جھکتا ہے سبو گنبد خضرائے مدینہ

وان سکے در و دیوار سے پیش نظر مین
اندھیر ہو گر آنکھ سے چھپ جائے مدینہ

وان طور ہی کچھ اور تھا موسی نے جو دیکھا
یان طور سے بڑھ کر ہے تجلائے مدینہ

سو مردۂ صد سالہ جلا دیتے ہین اب تک
اک آن مین دربان مسیحائے مدینہ

مژگان سے کرین راہ کی جاروب کشی ہم
سو کوس سے گر ہمکو نظر آئے مدینہ

معشوق کا گھر خانۂ عاشق سے ہے برتر
کیا فخر ہو گر عرش شہر جائے مدینہ

محبوب کی مسند ہین پہیتی وہین رہتی
پر عرش معلی نہ تھا ہمتائے مدینہ

ہر سنگ مین وان کے شرر طور ہے پنہان
ہر خشت کو کہیے ید بیضائے مدینہ

ہر چاہ سے جاری ہے وہان چشمۂ حیوان
پیاسون کے لیے خضر ہے سقائے مدینہ

قسمت یہ دکھاتی ہے کہ حسرت کی نظر سے
ہم دیکھتے ہین انکو جو دیکھ آئے مدینہ

آتا ہون بڑی دور سے آلودۂ عصیان
مولا مجھے مت کیجیو رسوائے مدینہ

اے خواب سے تسکین نہین ہوتی ہے شیدا
بیداری مین خالق نے مجھے کھلائے مدینہ

دیگر

مداح ہون جناب رسالت پناہ کا
عرش برین پہ گوشہ ہے میری کلاہ کا

محفل مین میری نغمہ سرائی سے شور ہے
ہر سمت آہ آہ کا اور واہ واہ کا

زیبا ہی فخر و ناز سے مجھے جسقدر کرون
دیکھو تو مدح خوان ہون مین کس شہنشاہ کا

دریائے فیض و جود ہی وہ جسکے سامنے
تنکے سے کم ہی کوہ بھی گرہ گناہ کا

اوس جا پہ عذر خواہی ہماری کریگا وہ
جس جا پہ زہرہ آب ہو ہر عذر خواہ کا

بے اوسکے حکم کے نہ چلے لوح پر قلم
مالک ہی وہ تمام سپید و سیاہ کا

پیغمبرون کو فخر ہوا اوسکی ذات سے
سرداری سے بڑھتا ہی رتبہ سپاہ کا

سرسبز کیا ہون اوس رخ تابان کے روبرو
مونہہ کیا ہی شمع بزم کا یا مہر و ماہ کا

شبنم کی کیا مجال جو گلگشت کر سکے
جس گلستان مین پانون نہ ٹھہرے نگاہ کا

جو عشق کی کشش تو دل زار کیا کرے
کیا کہربا سے زور چلے برگ کاہ کا

تنہا خضر ہی تشنۂ شوق لقا نہین
یوسف بھی ہی پیاسا مدام اوسکی چاہ کا

عاشق کے دل سے آہ نکلتی ہی اسلیے
اوسکے سوا مقام نہین دل مین آہ کا

کاکلکہ تو میرے مونہہ کی مجھے آپ کی طرح
ہووے گذر نہ سینے مین مجھ روسیاہ کا

درپیش ہی عدم کا سفر سب کو دوستو
جو نعت کا کلام ہی توشہ ہی راہ کا

پیغمبرون کا شاہ عادل ہی شہید
کیا مرتبہ ہی نام خدا اوس گواہ کا

غزل

ای صنم تجھ پہ ہین قربان گل و آئینہ و شمع
ہین ترے رخ سے پشیمان گل و آئینہ و شمع

بزم مولد مین جو ہر ایک نے عزت پائی
ہمدگر ہوتے ہین نازان گل و آئینہ و شمع

سنکے اوصاف ترے حسن کے ہو جاتے ہین
خستہ و مضطر و حیران گل و آئینہ و شمع

دیکھ خندان بھی ہے حیران بھی ہے گریان بھی ہے
دیکھ کر صورت جانان گل و آئینہ و شمع

تیری محفل میں ہے آغشتہ بخون مہ لقا
ہمہ تن غم سے گدازان گل و آئینہ و شمع

بلبل و طوطی و پروانہ نہیں چاہتے ہیں
تیرے سجتے ہوئے ای جان گل و آئینہ و شمع

طرفہ جمعیت خاطر ہے کہ مجلس میں تری
نہیں ہوتے ہیں پریشان گل و آئینہ و شمع

عشق میں تیرے ہوئے جامے سے باہر ایسے
کہ پھرا کرتے ہیں عریان گل و آئینہ و شمع

رنگ اور نور صفا لائے ہیں تیرے گھر سے
ہیں ترے بندۂ احسان گل و آئینہ و شمع

صاف کہتا ہوں کہ کس کے قلم سے نکلا
اس طرح دست و گریبان گل و آئینہ و شمع

میری کلک و غزل منتخب دیوان گو شہید
کہتے ہیں سارے سخندان گل و آئینہ و شمع

غزل فارسی

نبود چون رخ جانان گل و آئینہ و شمع
گر چنین نیست فروزان گل و آئینہ و شمع

بردم از عارض تابان کسی میباشد
خستہ و مضطر و حیران گل و آئینہ و شمع

خون دل ریختن و محو شدن شعلہ زدن
از من آموختہ ای جان گل و آئینہ و شمع

بلبل و طوطی و پروانہ بہر شام و پگاہ
کردہ بر روی تو قربان گل و آئینہ و شمع

بمقامی کہ تو باشی نتواند کہ شود
زینت بزم و گلستان گل و آئینہ و شمع

وارد از داغ غم عشق در آب و آتش
جگر و چشم و رگ جان گل و آئینہ و شمع

ہمچو عشاق بود غرقہ بخون و بیخواب
سینہ سوزان شرر افشان گل و آئینہ و شمع

چشم بیخواب گداز دل و داغ جگری
یافتہ از من بیجان گل و آئینہ و شمع

پیش روی تو نیز زد بجوسے در بازار — گشت در عہد تو ارزان گل و آئینہ و شمع

پردہ بردار ز رخسار کہ پیش تو کشند — از حیا سر بگریبان گل و آئینہ و شمع

لفظ رنگین روش صاف فروغ معنی — ہست بر صفحۂ دیوان گل و آئینہ و شمع

آفرین بر تو و بر جودت طبع تو شہید — نتوان گفت بدینسان گل و آئینہ و شمع

قصیدۂ اردو مسجع در بحر رمل

آئی بہار اب ہر چمن دو بلبل و گل کو وطن ہیہ دم بدم ہے نعرہ زن آتے ہیں شیخ و برہمن
زاہد سے کہدو دیکھ تو فصل گل توبہ شکن کر جا ہے عیش جان و تن میخوار تک سیکھے چلن

آئی بہار جانفزا لائی گلستان میں صبا پیغام وصل دلربا گل کھل کھلا کر ہنس پڑا
موج ہوا نے دل کیا ہر غنچے کا بند قبا بلبل یہ کرتی ہے صدا اب میں ہوں اور سیر چمن

ابر بہاری جا بجا چھڑکاؤ سا کرنے لگا ہر لب گلستاں کی ہوا ہر نخل پھولا اور پھلا
تا جان و دل ہو مبتلا شاطہ بن بن کر صبا سلجھاتی ہے دست وفا سنبل کی زلف پر شکن

ساقی جو شوخ و شنگ ہے مستی کی گر نگ ہے مطرب جو خوش آہنگ ہے مینوا پہ چنگ ہے
دل عیش کا اورنگ ہے غم خستہ و دلتنگ ہے بلبل ہے خوشدل رنگ ہے شادی سے گل ہے خندہ زن

سونگھیں جو پھولوں کی مہک بیہوش ہوں حور و ملک دیکھیں جو غنچوں کی چٹک جا بجا سے انجم کی تا بک
برق تجلی کی چمک روز ازل سے ابتک آگہ نہ تھا جس سے فلک دیکھیں گے اب مرد و زن

شمشاد نے گلزار سے گلزار نے گلنار سے گلنار نے رخسار سے رخسار نے دیدار سے
دیدار نے گفتار سے گفتار نے رفتار سے رفتار نے دلدار سے سیکھا ہے شوخی کا چلن

ہر لالے کا داغ جگر نرگس کا ہی کحل البصر سوسن بان حال پر لاتی ہی دل سے یہ خبر

آتا ہی وہ رشکِ قمر جسکی تجلی دیکھکر زیبا ہی گر تارِ نظر بن جاے سورج کی کرن

غل ہی یہی ہر جا سوا آتا ہی اب وہ ماہرو جسکی تھی ہمکو جستجو کرتے ہین باہم گفتگو

تنکا نے سے ملکر سبو مطلب سے ملکر آرزو سبزے سے ملکر آبِ جو نسرین سے ملکر نسترن

اک لخت خاکِ گلستان ہی رنگِ گل سے ارغوان بلبل چمن مین نغمہ زن ہی شاخِ گل نعرہ زن

نشو و نما کرتی ہی یان ہشیار ہو ای باغبان ہشیار ہو ای باغبان آہستہ کر انجمن

باغ جہان آباد ہی یان سرو بن آزاد ہی قمری نہایت شاد ہی نہ صید نہ صیاد ہی

ہان محفلِ میلاد ہی وقتِ مبارکباد ہی جبریل کو ارشاد ہی مشہور کر دے یہ سخن

نورِ خدا پیدا ہوا خیر الوریٰ پیدا ہوا بحرِ عطا پیدا ہوا ابرِ سخا پیدا ہوا

نجمِ ہدیٰ پیدا ہوا بدر الدجیٰ پیدا ہوا شمس الضحیٰ پیدا ہوا پیدا ہوا شاہِ زمن

امی لقب پیدا ہوا جانِ طلب پیدا ہوا والا حسب پیدا ہوا عالی نسب پیدا ہوا

محبوبِ رب پیدا ہوا ماہِ عرب پیدا ہوا شاہِ عرب پیدا ہوا پیدا ہوا یثرب وطن

کنزِ نہان پیدا ہوا عینِ عیان پیدا ہوا فخرِ زمان پیدا ہوا شاہِ شہان پیدا ہوا

روحِ روان پیدا ہوا جانِ جہان پیدا ہوا مطلوبِ جان پیدا ہوا پیدا ہوا معشوقِ تن

سلطانِ دین پیدا ہوا شاہِ زمین پیدا ہوا ماہِ جبین پیدا ہوا عین الیقین پیدا ہوا

مسند نشین پیدا ہوا دلکا مکین پیدا ہوا وہ نازنین پیدا ہوا نازان ہی جس سے جان و تن

نورِ شہِ کون و مکان تھا کنزِ مخفی مین نہان جب سے کہ نہان و عیان دونون ہین بجا نام و نشان

اگر تھا کسی سے وہ نہان معدوم تھے دونون جہان تن کو تھی پرواے جان جانکو تھی فکر بدن

جو غیب مین مستور تھا اس نور سے منظور تھا در پردہ جو مستور تھا اس نور سے معمور تھا

یہ نور ہی مشہور تھا یہ نور ہی مذکور تھا جو کچھ کہ تھا یہ نور تھا بے کیف و کم بے ما و من

وہ سایۂ ذات احد وہ مظہر نور صمد مستظہر فیض ابد فرمان دہ ہر نیک و بد

لایا جہان مین مسند مہر نبوت کی سند محسود ارباب حسد محمود رب ذو المنن

وہ بادشاہ دو جہان وہ قبلہ گاہ مقبلان وہ رہنماے انس و جان وہ دستگیر بیکسان

وہ مرہم دلخستگان وہ چارۂ درد نہان وہ مصدر فیض عیان وہ مظہر سر و علن

سنے جو کی اوسپر نظر ٹکڑے ہوا اوسکا جگر تسبیح خوان تھے سب حجر لکڑی بھی تھی نوحہ گر

اوس لعل کے پانون پر سجدے لگے کرنے شجر اوس اورس تھی دیکھ کر فریاد کر اوٹھا ہرن

اوسکا براق بادپا شہ سند وہ جسے ہوا اوس تا زمین کو لے اوڑا جس طرح نکہت کو صبا

بس گیا اور رہ گیا جا عرش تک پونہچا دیا گرشتۂ مثل گرد تھا گرد اوسکے گردون چرخ زن

جسدم ہوا وہ جلوہ گر سب گر پڑا کسری کا گھر اوسکی تجلی دیکھ کر کہتے تھے سب اہل بصر

یارب یہ کیسا ہی بشر جسکی ادا سے سر بسر آتا ہی عالم مین نظر سب سے نرالا بانکپن

کیا حسن کیا رخسار ہی کیا طرۂ طرار ہی کیا نرگس بیمار ہی کیا ابروے خمدار ہی

کیا لب ہین کیا گفتار ہی کیا قد ہی کیا رفتار ہی کیا جامہ کیا دستار ہی پوشاک کی دیکھو پھبن

جامہ جو ہی زیب بر اوسکی صفائی دیکھکر مہتاب سے بہتر قمر خورشید سے سوتھی سحر

پٹکا تو دیکھو کسقدر رہی زینت ہوے کمر اوس قامت بے سایہ پر کتنا ہی زیبا پیرہن

ایام مولود آگئے آثار بہبود آگئے اوقات محمود آگئے اسباب مقصود آگئے
احیان مسعود آگئے اعیان موجود آگئے راحت کے دن نزدیک آگئے تازہ ہوئے عہد کہن

پھر مجلسیں ہونے لگیں تازہ ہوا ایمان و دین پھر نور رب العالمین ہی جلوہ افروز زمین
پھر ہر دل اندوہگین ہونے لگا عشرت گزین پھر ہوگیا ہی بالیقین شادی کا گھر بیت الحزن

عشاق کیا ساماں کریں کیا ہدیہ سلطاں کریں کیا دعوت مہماں کریں کیا خدمت شایاں کریں
ہاں نذر نقد جاں کریں جان فدیہ جاناں کریں دل و دیں قرباں کریں ہاں دیں پہ فرزند و زن

ہے بزم عشق جاوداں گم ہی شہیل خستہ جاں دیوانہ دیکھو ہی کہان کہ درد کا جا مزہ ہی مہمان
وہ بلبل ہندوستان ہو فارسی میں نغمہ خوان مشتاق ہیں پیر و جوان سب نکتہ سنجان دکن

قصیدۂ فارسی مسمّی بہ سحر البیان در بحر طویل بجواب قصیدۂ عبد الواسع جبلی از روے
طوالت بحر و جواب قصیدۂ شیخ اوحدی در جمع و تفریق بزیادت رعایت سجع

آمد بہار رفتن سرگرم آشوب زمن از رنگ گلہائی چمن در خار و خس آتش فگن
گلگون قبا گل پیرہن رنگین ادا نسرین بدن از پرتو خود برق زن در خرمن جان و تن

آمد بہار بیخزان ہمراز حسن دلبران دمساز عشق بیدلان با بلبل و گل ترجمان
چمن بر جبین و سرگران با سرخوشی دامن کشان خندان و گل افشان کنان با سبزپوشان چمن

آمد بہار جاودان سرگرم تاراج خزان از سنبل و گل ہر زمان با دود داغش ہمعنان
در شرح وصف گلستان با برگ سوسن ہمزبان در سیر گلشن تواماں با نرگس از چشمک زدن

آمد بہار دلکشا مخموری سر تا بپا در جیب و دامان صبا از نکہت گل عطرسا

با غمزه‌های غمزدا با عشوه‌های دلربا از شاهدانِ مه لقا چالاک تر در مکر و فن

زرّین کله گلگون قبا جادو نگه رنگین ادا بر زمین سر در هوا عشرت گزین صحبت گرا
بیگانه خو زود آشنا آئینه بین حیرت نما ساغر بکف مستِ ادا مستی فزا توبه شکن

سرو چمن از خودسری چون پیش طوبیٰ همسری نرگس بصد جادوگری سرگرمِ نازِ دلبری
نه نه بره‌ها از مشتری گردیده جا بازاشتری گل همچو رخسارِ پری سنبل چو زلفِ پُر شکن

پروانگی بخشد صبا تا عندلیبِ بینوا بهرِ وصولِ مدعا پروانه سازد خویش را
زان رو که در بستان سرا از لاله و گل جابجا هر نخلِ گلبن گشته یا شمعیست روشن در لگن

تا از پری رخسارها با مژدهٔ دیدارها آمد لبِ گفتارها گل با شگفتن کارها
دارد که در گلزارها سر می‌کشد از خارها با سینه یکسر بارها از خرّمی بر خویشتن

گل کرده از هر خار گل در کوچه و بازار گل در دشت و گلزار گل در دامنِ کهسار گل
بر هر در و دیوار گل بر هر سر و دستار گل در سبحه و زنار گل بستند شیخ و برهمن

کشتی جدا دریا جدا گلشن جدا صحرا جدا اسما جدا اشیا جدا املا جدا انشا جدا
ساقی جدا صهبا جدا اعضا جدا اجزا جدا ساغر جدا مینا جدا مست انجمن شاد چرخ زمن

وقتست اگر هر خشک و تر با هم شود شیر و شکر وقتست اگر شام و سحر چون سینه وصل گر
وقتست بالیدن اگر بالیدگی گیرد ز سر تا در نگنجد از اثر نشو و نما در پیرهن

از مقدمِ نورِ خدا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نجم الهدیٰ خیر الوریٰ بحرِ عطا ابرِ سخا
کانِ حیا کوهِ وفا جانِ ولا شانِ علا شمعِ بقا مهرِ ضیا ماهِ صفا شاهِ زمن

محبوب رب فخر امم صدر عرب ماه عجم عالی نسب ابر کرم والا حسب ذی جاه و تیمن
امی لقب عالم علم گنج طرب کنز حکم فوز نعم مطلب همم عرشی مکان یثرب وطن

پیدا شده از فیضش گر روز و شب و شام و سحر برگ و گل و شاخ و ثمر حور و ملک جن و بشر
در قالب خاکی اگر نور رخش ننمودی جلوه گر هرگز نیاوردی خبر جان از تن و روح از بدن

بر گردن آن نازنین خم گشته زلف عنبرین همرنگ شام است یا رب اینچنین با صبح خندان همنشین
یا سنبل است یا یاسمین از وصل هم خرم گزین یا شمع کافور است این یا سایه مشک ختن

بوئی از آن زلف دوتا آرد اگر باد صبا هر مرده برخیزد ز جا مستانه از لب دم حباب
از لطف عرق بنگر که تا یک قطره زو بر جبهه خاک گردید آشنا نسرین و سید و نسترن

از نو خلعت در برش تاج لعمرک بر سرش خیل رسولان لشکرش فوج ملائک چاکرش
تقدیر حاضر بر درش حکم قضا فرمان برش لوح و قلم از دفترش گنجینه سر و علن

در محفل میلاد او پیمانه رقصد با سبو دلها ز زلف مشکبو مرهون منت مو بمو
بلبل به گلزار آرزو پیوسته دارد گفتگو پروانه با صد آرزو از وصل شمع انجمن

بر آستان او جبین سایند خوبان حسین مجنون چه دارد در دل این کز عشق او گردد حزین
گر ناقه آن نازنین بیند خرامان بر زمین از لیلی محمل نشین ناید بجز مجنون شدن

غلمان و حور از هر طرف لمعان نور از هر طرف غیب و حضور از هر طرف رنگ و ظهور از هر طرف
ناز و غرور از هر طرف عیش و سرور از هر طرف رقص و سرود از هر طرف سرگرم بزم آراستن

اختر شماران هر طرف دف نگاران هر طرف آئینه داران هر طرف خدمتگزاران هر طرف

جابک سواران هر طرف امیدواران هر طرف چون من هزاران هر طرف جمع اند در گرد چمن

سرو چراغان یکطرف شمع شبستان یکطرف گل در گلستان یکطرف رقصان چو غنچه [illegible] یکطرف

قمری با فغان یکطرف سوسن ده زبان یکطرف بلبل غزلخوان یکطرف [illegible] دل [illegible]

خضر و مسیحا یکطرف هارون و موسی یکطرف ذوق تماشا یکطرف شوق تماشا یکطرف

جبریل تنها یکطرف عشاق شیدا یکطرف گم کرده خود را یکطرف دارم ز هر لب این سخن

ای میهمان خوش آمدی جانِ جهان خوش آمدی شاهِ شهان خوش آمدی [illegible] خوش آمدی

آرام جان خوش آمدی کنزِ نهان خوش آمدی عینِ عیان خوش آمدی ای [illegible]

ای دلربا خوش آمدی ای خوش ادا خوش آمدی ای رهنما خوش آمدی [illegible] خوش آمدی

ای مه لقا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی ای مرحبا خوش آمدی گفتم ز خود در عین امن

ای جان ما خوش آمدی جانان ما خوش آمدی [illegible] ما خوش آمدی برهان ما خوش آمدی

سلطانِ ما خوش آمدی جان ما خوش آمدی ایمان ما خوش آمدی بادا فدایت جان و تن

قطعه

این چهرهٔ زیبای تو این قامتِ رعنای تو این نرگس شهلای تو این زلفِ عنبرسای تو

مژگان صف آرای تو ابروی جان فرسای تو لعل تبسم زای تو دندانِ تو زیبِ دهن

اول ز رگ ِ [illegible] ثانی ز محشر امتحان ثالث شکیب از مردمان چارم از [illegible]

پنجم دل از دست بتان ششم ز دل تاب و توان هفتم قرار از تن جان هشتم مدار جان و تن

قطعه

میدارد از شب سحری می آرد از سودا خبری بارد از خود مشک تری دارد از محشر اثر
آویزد از تار نظری میخیزد از دل تا بسر خون ریزد از داغ جگر انگیزد آسیب زمن
اول ز الفت دمع تو ثانی سواد موی تو ثالث سر گیسوی تو چارم قد دلجوی تو
پنجم بهار کوی تو سادس هوای بوی تو هفتم خم ابروی تو هشتم غم سیب ذقن

قطعه

با عارض تابان تو با طرهٔ پیچان تو با نرگس فتان تو با بار دو مژگان تو
با قامت ذی شان تو هم با دُرِ دندان تو هم با لب خندان تو هرگز نیارد دم زدن
نکهت ز گل صبح از صفا ظلمت ز شب مشک از خطا ساغر ز می تیر از قضا تیغ از اجل
سرو از ادا شمع از ضیا آب از گهر تاب از سها مرجان رنگ از حنا گوهر کان دُر از عدن
ای از صفت ذات بری نازد تو پیغمبری از ماه و مهر خاوری از زهره و از مشتری
تا گوی سبقت میبری با تو زند کی خودسری گر شمع جوید همسری بشکن سرش گردن بزن
ای دامنت را هر زمان افتادگان خسته جان بی طاقت و تاب و توان گیرند چون اشک روان
گر بگذری بر امتشان یکره ز خاک کشتگان ترسم کر این خاکی تنان دستی برآرند از کفن
نور تو از روز ازل تا جلوه گر شد بر محل انداخت از حسن عمل در کار شیطان صد خلل
شد لات و عزّی و هبل در عهد حکمت مبتذل از بیم قهرت در بغل زد دوش با اهرمن
ای مهد و مه را جان گزین با سجده ات داغ جبین ای بر درت عرش برین چون آسمان بر زمین

ای شاهِ مسند نشین بر تختِ رب العالمین ای شهپرِ روح الامین در محفلِ مدحم بادزن

اکنون ز نعتِ تو بکف سرمایه دارم از شرف زین پیش از بیدردی مشغولِ مدحِ دزدم بودم طرف

گر لعل را گفتم خزف گه سنگ را دُرِّ نجف عمری عبث کردم تلف در وصفِ فیل و کرگدن

گه شاه را گفتم گدا گاهی گدا را پادشاه گه بخل را گفتم سخا گه خاک را ابرِ عطا

گه مهر را گفتم سها گه ارض را گفتم سما گه زاغ را گفتم هما گه باز را گفتم زغن

از حرص و سودای جنون بسیار گشتم دربدر افزون شرمنده‌ام بیحد کنون زان رو که از مرد و زن

حاصل نشد دنیای دون جز مغزِ جان و جوی خون از زیستم نامرد من شد پوستین بر تن کفن

دیوانه‌ام لایعقلم از هر دو عالم غافلم زان چینِ ابرو بسملم فارغ ز تیغِ قاتلم

تا همدمِ آب و گلم با زلف و خرگه ناشاغلم از بهرِ منصورِ دلم که نیست این دار و رسن

ای مظهرِ نورِ خدا ای مرجعِ شاه و گدا که در فرقت چها بر من گذشت از ابتلا

چون عندلیبِ بینوا از آشیان بستم جدا بیگانه گشتم زآشنا گردیده‌ام دور از وطن

از دوریِ آن آستان تا کی کنم شور و فغان اکنون ز دستِ این و آن دل میبرد از دست عنان

ای دستگیرِ بیکسان دستی کرم بیتاب و توان بیدست و پا خسته جان افتاده‌ام اندر دکن

تن مضمحل ست و دل حزین از درد نالم هر نفس هر چند بینم پیش و پس فریادِ غمخوار است و بس

ای بادشاهِ دادرس بهرِ خدا فریادم رس تا کی شهیدا اندر قفس نالد چو بلبل انجمن

در بزمِ میلاد این زمان بهرِ اجابت سامعان باید که در ختمِ بیان باشند هم عادر زبان

هم بانی و هم حاضران هم سامع و هم مدح خوان باشند دائم شادمان یا رب بحقِ پنجتن

چنین گفتم داستان‌ها دم صبا این بغان از من سان‌ها و دستان که خور سنبان
آهنگ این سحرالبیان چو دید از افق نکته‌دان جانشید از زبان جهان مرغ چمن

غزل

بگیسو شانه کن از خواب چشم مست را بگشا / پی صید غزالان حرم دام بلا بگشا
بخورشید آتش افگن از فضل صبح دلکشا بگشا / نقاب از چهرهٔ تابان بکش بند قبا بگشا
بشرح معنی واللیل گیسو گفتگو دارد / تو بر خیز این معما بشرح والضحی بگشا
بمحشر نامهٔ اعمال خواهند از سیه‌کاران / بیا بهر خدا بر چهره زلف مشکسا بگشا
رهائی هرگز از دام گرفتاری نمی‌خواهم / حبیب آرزو دارد دل من دست و پا بگشا
اگر از شوق بگشایند چون آیینه آغوشی / در راحت بروی خستگان با صفا بگشا
اسیران قفس را رخصت سیر گلستان ده / گره از کاکل مشکین خدای مرتضی بگشا
زنا عقدهٔ مشکل شدم چون شبنم غلطان / تو ای خورشید طلعت بر سر بالین بیا بگشا
بگیسوی شهید کربلا و روی گلگونش / گره از کارم ای شیر خدا مشکل گشا بگشا

ترجیع بند

عاجزم غم پریشانم / چاره کار خود نمیدانم
صرف شد عمر من بجرم و هوا / روز و شب مبتلای عصیانم
بادشاها بحال من رحمی / گر بود رحمت تو درمانم
حاجت عرض حال حاجی نبود / بر تو پیداست درد پنهانم

از گنهی که بر تو مخفی نیست — سخت شرمنده ام پشیمانم
تلخ شد کامِ من بناکامی — همه تن وقفِ داغِ حرمانم
بیکسم جز درت پناهم نیست — در دمِ بیکسی ترا خوانم

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

گو بپاسِ ادب ز دامنِ شاه — دستِ عجز گدا بود کوتاه
لیک دامانت از درازیِ جود — خود فتد در کفِ فتادهٔ راه
اعترافِ من از گنهکاری — هست عذرِ گنه بتر ز گناه
گرچه از کثرتِ سیه کاری — نامه دارم چو روی خویش سیاه
لیک مایوس نیستم که نگشت — هیچکس ناامید زین درگاه
میزند موج بحرِ رحمتِ عام — خاص از بهرِ تشنگانِ گناه
رحم کن جرعهٔ بکامم ریز — تشنه مگذار حسبةً لله

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

دور از آن در که از تو باد آباد — عمرِ بیهوده میرود برباد
کی ز کنجِ قفس کنم پرواز — کی ازین قیدِ غم شوم آزاد
کی فشانم گهر ز دامنِ جان — کی ستانم ثمر ز نخلِ مراد

کی کنم کامِ جانِ دل حاصل
چند اشکِ شرر فشان ریزم
چند سوزم در آتشِ دوری
چند گریم ز دردِ مهجوری

کی شوم جبهه سای کوی مراد
چند آتش زنم بدامنِ باد
چند نالم بخاطرِ ناشاد
راه گم کرده میکنم فریاد

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

چند گردم ز آستانه جدا
از درِ خویشتن چنین مایوس
بهرِ صدیق بحرِ صدق و صفا
بهرِ عثمان که هست ذی النورین
دین پناها بحرمتِ جبرئیل
رحم کن رحم بر منِ مسکین
همچو نقشِ قدم به بسترِ خاک

در بدر خوار و خسته و رسوا
تو مگردان سگِ درِ خود را
بهرِ فاروق عادلِ یکتا
از برای علی شیرِ خدا
بادشاها بحقِ وحیِ سما
بهرِ سبطین و فاطمهٔ زهرا
بیخود افتاده ام برای خدا

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

طوطیم مدحِ تو بیانِ منست
گریه‌ای زدرد گر خوانی

بلبلم وصفِ تو فغانِ منست
آستانِ تو آشیانِ منست

میگدازم چو شمع سر تا پا
سوختن شرح داستان منست

گر ز ایمان من سوال کنند
خود بفرما کز آستان منست

گر ہمہ بیکس و زبردست شہید
مدح خوان منست از آن منست

صورت من کہ محو حیرانیست
ہمچو آئینہ ترجمان منست

سرورا در حیات و بعد ممات
ہر دم این نغمہ بر زبان منست

یا حبیب الالہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

تمت

خاتمۃ الطبع

فراوان حمد خلاق جہان ہی
خداوند زمین و آسمان ہی

درود مصطفی بے حد پایان
کہ جسکے نور سے عالم عیان ہی

اور اونکی آل اور اصحاب پر
کہ ہر اک رہنمائے گمرہان ہی

پھر اسکے بعد ای اخوان دیندار
محمد عبد رحمن کا بیان ہی

کلام اہل دل سے مجکو ہی شوق
خصوصا جو نبی کا مدح خوان ہی

کہ جیسے عاشق زار سخنور
شہید نکتہ پرور خوش بیان ہی

ہی اوسکو عشق محبوب خدا سے
ثنا خوان رسول انس و جان ہی

کلام اوسکا ہی ایسا پر حلاوت
کہ شیرین اوسکو پڑھ کر کام جان ہی

دیارِ ہند مین جو تحفہ لکھا تھا
جوان و پیر کا وردِ زبان ہی

مگر الحال بتقدیر خداے
دکن مین طوطی ہندستان ہی

محافل مین جو وان پڑھتے تھے مولد
سو ہر محفل جو مثل گلستان ہی

محی الدولہ کی ہوتی تھی محفل
کہ خوبی اوسکی خارج از بیان ہی

دریغا اب قضاے ایزدی سے
ہوا وہ منتقل سوے جنان ہی

بہت فیاض با اخلاق تھا وہ
کہ اوسکے فوت سے گریان جہان ہی

بیان کب ہو سکین اوسکے محاسن
کہ مثل اوسکے جہان مین اب کہان ہی

جو سال فوت مین کی فکر مینے
کہ اوسکے فوت کا اسمین نشان ہی

دل اسکا جنت الماوی مین کر شاد
دعا حق سے یہ اب وردِ زبان ہی

لکھا ہی ہر کسی نے ذکر میلاد
کہ اب تک اونکا عالم مین نشان ہی

شہید عاشق خیر الوری سے
ہوا یہ نظم ذکر داستان ہی

وہ خود محفل مین جب پڑھتے تھے اسکو
چمن مین گویا بلبل نغمہ خوان ہی

جب اہل بزم سنتے تھے تو اونکی
تڑپتی روح ہی لب پہ فغان ہی

یہ رقت ہو کہ ہر اک اہل محفل
مثال مرغ بسمل نیم جان ہی

ہے یہ فیض دائم اوسے جاری
جہان مین فیض کا جب تک نشان ہی

کلام اونکا یہ جکو ہاتف آیا
کہ اوسکے وصف مین قاصر زبان ہی

العبد
محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان نقشبند

محمد روشن خان حنفی ۱۲۷۳
محمد عبد الرحمن بن حاجی